سلسلہ تصوف نمبر ۲۸

اُردو ترجمہ کتاب

مجمعُ الاسرار

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان سرکار غوثیہ معجزہ عاشقان دربار قادریہ جناب مولانا و سیدنا حضرت خواجہ پیر سید بہادر شاہ قادری النقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

حلقہ بگوش سرکار نقشبندیہ ملک فضل الدین ککےزئی حنفی النقشبندی مجددی

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ

کشمیری بازار لاہور

بار دوم . . . . قیمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اُردو ترجمہ کتاب مجمع الاسرار تصنیف لطیف جناب حضرت پیر سیّد بہادر شاہ صاحب علیہ الرحمۃ ہدیہ ناظرین ہے۔ اس ترجمہ کے پیش کرنے سے اہیں کے لیاقت اور قابلیت کا اظہار مقصود نہیں۔ نہ دعوےٰ علمیت ہے اور نہ گھمنڈ فضیلت ہے۔ پردہ پوش ناظرین سے امید ہے کہ جس جگہ غلطی دیکھیں نظر عفو سے پردہ پوشی فرمادیں۔ اور اگر اس ترجمہ سے کچھ حظ حاصل ہو تو برائے خدا اس گنہگار کے لئے دعائے خیر فرمادیں۔

معزز ناظرین قبل اس کے کہ آپ مطالعۂ کتاب فرمادیں۔ سب سے بہتر یہ ہے۔ کہ آپ مصنّف علیہ الرحمۃ کے حالات سے واقفیّت حاصل کرلیں جو براۂ ناظرین فیض اور برکت کی غرض سے بہم پہونچا کر ذیل میں چھاپے جاتے ہیں۔

حالات حضرت پیر سیّد بہادر شاہ صاحب قادری النقشبندی علیہ الرحمۃ مصنف کتاب مجمع الاسرار۔

صوفی شرف الدین قادری
گجراتی

نوٹ:۔ مجمع الاسرار مع سوانح عمری قیمت ۱۲؍ ہے۔ کتاب "سراج العارفین" تصنیف حضرت سید بہادر شاہ کی قیمت ۶؍ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوانح عمری سیّد بہادر شاہ قادری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مصنّف کتاب جناب حضرت خواجہ سیّد بہادر شاہ علیہ الرحمۃ نقشبندی قادری کا اصل وطن موضع سیدانوالی تحصیل و ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ ننہال اور ددھال کی طرف سے صحیح النسب سادات ہیں۔ یہی موضع سیدانوالی آپ کا مقام مولد ہے۔

آپ ابھی بہت کم سن ہی تھے۔ کہ آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ اور چھوٹی عمر ہی میں آپ پر مصائب اور افلاس نے وار کرنے شروع کئے۔ آپ نے نہایت استقلال اور بردباری سے ان کا مقابلہ کیا۔ آپ کی عمر قریباً ۹ دس سال کے ہوگی۔ جو آپ موضع کے بچوں کے ساتھ مویشی چرایا کرتے تھے۔

ایک روز آپ مویشی ہانک کر لا رہے تھے جو مسجد سے لڑکوں کے پڑھنے کی آواز آپ کے کان میں پہونچی۔ جب آپ گھر آئے تو والدہ شریفہ سے عرض کیا۔ کہ مجھکو پڑھنے کے لئے مکتب میں داخل کیجئے۔ نیک بخت والدہ نے آپ کا شوق دیکھکر مکتب میں داخل کر دیا۔ قدرت خدا آپ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک عالم بے مثال اور شاعر خوش مقال ہو گئے۔

بعد فراغت تحصیل علوم آپ کچھ عرصہ تک اپنے موضع سیدانوالی میں ہی مقیم رہے۔ ذوق شوق الٰہی اور زہد کے باعث آپ کا شہرہ دُور دُور تک پہونچا۔ چنانچہ موضع ترکوہ (جو ریاست جموں میں ہے۔ اور جہاں افغان لوگ آباد تھے) کے لوگ جناب کو بہ حیثیت ایک باخدا بے مثال عالم اور ایک عالی النسب سیّد ہونے کے نہایت منّت اور سماجت سے

حسب ذیل ہیں:۔

(۱) امام علی (۲) موسےٰ رضا (۳) ابراہیم (۴) عبداللہ (۵) زیدالنا۔ (۶) عبیداللہ (۷) عباس (۸) حمزہ (۹) جعفر (۱۰) ہارون (۱۱) اسحاق (۱۲) مرتضےٰ (۱۳) محمد حسین (۱۴) عابد (۱۵) اسماعیل۔ یہ صاحب اولاد تھے۔ اور باقی بیٹے لاولد تھے جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) حسن۔ (۲) صالح (۳) قاسم (۴) یحیےٰ (۵) ہادی (۶) عیسےٰ (۷) فضیل (۸) نوح (۹) مہدی (۱۰) احمد (۱۱) ابوطالب (۱۲) سلیمان (۱۳) ذکریا۔ (۱۴) طاہر (۱۵) محسن (۱۶) عثمان (۱۷) یونس (۱۸) ناصر (۱۹) غالب۔ (۲۰) مشیت، رضی اللہ عنہم اجمعین +

امام موسےٰ رضا کی عمر پچپن سال تھی۔ بعضوں نے لکھی ہے آپ کی وفات ماہ صفر کی نو تاریخ جمعہ کو واضح ہوئی۔ آپ کا مرقد مشہد مقدس میں ہے آپ کے فرزندوں کے نام جو تعداد میں پانچ تھے، یہ ہیں:۔

(۱) محمد تقی (۲) حسن (۳) جعفر (۴) ابراہیم (۵) حسین، ان میں سے صاحب اولاد صرف محمد تقی تھے۔ باقی سب لاولد تھے +

امام محمد تقی کی عمر انسٹھ سال تھی۔ لیکن بعض کتابوں میں اکتالیس سال لکھی ہے آپ کا وصال ذیقعد کی آخری تاریخ منگل کے دن ہوا۔ ان کا مرقد مبارک بغداد شریف میں ہے اور آپ کے فرزندارجمند دو تھے +

ایک امام نقی۔ دوم موسےٰ مرقعہ۔ دونوں صاحب اولاد ہوئے ہیں +

امام نقی کی عمر اکتالیس سال تھی۔ ان کا وصال شریف رجب المرجب کی تیسری تاریخ کو ہوا۔ اور مرقد شریف سر من سامرہ میں ہے۔ آپ کے چار فرزند تھے۔ اور چاروں صاحب اولاد بھی تھے +

محمد عسکری (۲) حسین (۳) محمد (جعفر ثانی +

امام حسن عسکری کی عمر ساٹھ سال تھی۔ آپ کا وصال ماہ محرم کی بائیسویں تاریخ کو اتوار کے روز ہوا۔ آپ کا مرقد پاک اپنے والد بزرگوار کے مرقد کے پاس ہے +

اور حضرت امام مہدی صاحب آخر زمان پیشوائے خلق جو حسن عسکری کے فرزند ارجمند تھے محرم الحرام کی ساتویں تاریخ جمعہ کے روز اس جہان سے غائب ہو گئے۔ پھر حکم الٰہی سے ان کا رجوع ہوگا۔

اور یہ مسکین جعفر ثانی کی اولاد سے ہے۔ جو کہ امام نقی کے فرزند دلبند تھے۔

امام جعفر ثانی کے چھ فرزند اور اسمعیل کے تین تھے۔ یعنی ناصر۔ محمد ابو البقا اور عقیل۔

بارہ اماموں کے اسمائے گرامی مع اُن کی اولاد کے اس واسطے بیان کئے ہیں کہ دینی اور دنیاوی۔ ظاہری اور باطنی کام آسان ہو جاویں۔ اور یہ کتاب متبرک ہو جاوے۔ اس واسطے کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی اگر خداوند تعالےٰ تم سے ناپاکی کو دور کرنا چاہے تو اے اہل بیت تمہیں ایسا پاک کر دے گا جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

یہ آیت اہل بیت کی پاکیزگی کے بارے میں ہے اور اگر تُو دل و جان سے ان پر اور ان کی اولاد پر عقیدہ محکم کرے گا تو بیشک تجھ سے دونوں جہان کی ناپاکیاں دور کیجاویں گی۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ نے ان کو چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک رکھا ہے۔ اس لئے تجھے پاک کر دے گا۔ کیونکہ وہ زمین پر بزرگ اور متبرک ہیں۔ اگر ان کے اسمائے مبارک کتاب میں لکھے جائیں تو برکت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ان کی محبّت تیرے دل میں جاگزیں ہو تو دل خطرات نفسانی اور شیطانی سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے ذکر حق میں محکم ہو جاتا ہے۔ اور اس عمل کا فقیر نے بھی تجربہ کیا ہے۔ چونکہ سرائے فانی میں کوئی فرد۔ بشر۔ نبی۔ مرسل غوث۔ قطب۔ ابدال۔ اوتاد۔ اور اولیا۔ مومن۔ کافر اور فاسق سے ہمیشہ زندہ نہیں۔ اور اسی طرح میں بھی نہیں رہوں گا۔ پس میں نے بارہ اماموں کے اسم شریف مع ان کی اولاد بزرگوار کے ان اوراق میں تحریر کئے ہیں۔ تاکہ میرے بعد یادگار رہے۔

اس کتاب کا نام میں نے مجمع الاسرار رکھا ہے۔ جس میں ہر قسم کے ظاہری اور باطنی اسرار بھرے پڑے ہیں۔ جن کو اس فقیر نے دینی بھائیوں، دوستوں۔ محبوں کے لیے جمع کیا ہے۔ اس میں وہ طریقے ذکر و شغل کے بھی درج ہیں جو سالک کو سلوک میں باطنی معاملات میں پیش آیا کرتے ہیں۔ اور نیز اُن بزرگوں کے اسمائے گرامی بھی درج ہیں جن کی جناب سے بندہ فیضیاب ہوا ہے۔ تاکہ اس فقیر کے دینی بھائیوں کو شجروں اور ذکر شغل کے طریقوں کے واسطے کسی دوسرے کی حاجت نہ رہے میں خداوند تعالےٰ سے ملتمس ہوں اور امیدوار ہوں کہ اگر کوئی شخص اس کتاب پر عمل کرے تو پیران قدس اللہ سرہما کی اولاد سے بہرہ ور ہوگا ✣

اس کتاب کا خاتمہ سیدنا و مولانا **محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی** رضی اللہ عنہ کی ثنا پر کرتا ہوں۔ کیونکہ اس فقیر پر قادریت کا غلبہ ہے کہ الملک لمن غلب اور نیز اس واسطے بھی کہ جو کچھ اور خاندانوں سے حاصل ہوا ہے وہ بھی شاہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے ہوا ہے۔ ؎

شد بہا در فیض ہائے از محی الدیں — بے بہا خوردم شراب از محی الدیں
ہر چہ دیدم شوق ذوق از نور حق — شد عنایت حق نمائے از محی الدیں
نور حق جوئی اگر فی الحال رو — در سرائے ہمائے محی الدیں
گر ترا باید رضائے کبریا — زود تر شو خاکپائے محی الدیں
کن قبول ایں خاندانِ قادری — نور حق دارد بقائے محی الدیں
گر ز عرفانِ خدا خواہی اثر — زود باش اندر رضائے محی الدیں
کن طلب مردے کہ باشد قادری — دیدہ باشد بارگاہ محی الدیں
حق ندارد دوست آں مردود را — آنکہ باشد بے ہوائے محی الدیں
غوث اعظم قطب عالم تاجور — جملہ عالم زیر پائے محی الدیں
جنت و حور و قصور و عرش فرش — دائما اندر رضائے محی الدیں
گر اماں خواہی ز آشوب حشر — کن طلب عالی لوائے محی الدیں
گر ترا باید حضوری مصطفےٰ — باش در طلب ایمائے محی الدیں
گر وصال حق جوئی اے فقیر — باش حق فخر دعائے محی الدیں

مجمع الاسرار پر انوار را — تم کردم وز ثنائے محی الدین
از سنہ ہجری گذشتہ یک ہزار ۱۳۲۹ — دو صد و نہ بیت خوانی بالیقین
ہر کہ خواند عمل بکند بر ہمیں — فیضہا یابد ز عطائے محی الدین
محی الدین گفتا بگو گفتم ہمیں — ہستم از دل سگ بطے محی الدین

محی الدین بینم بدایم محی الدین
ہر زماں آید ندائے محی الدین

السعی منی والاتمام من اللہ تعالیٰ الحمد للہ اولاً و اٰخراً و ظاھراً و باطناً وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ÷

جو کچھ اس کتاب مجمع الاسرار میں لکھا گیا ہے، محض شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت سے ہے اور جو شخص اس پر عمل کریگا وہ غوثیہ محبوبیہ قادریہ جناب سے بے بہرہ نہیں رہیگا۔ یہ حکم الٰہی اور ذات بابرکات محمدی احمد سرمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور طالبان و سالکان قادریہ کی توجہ سے جو اس سلسلہ مبارک میں داخل ہیں ارشاد ہوا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تمت بالخیر

شجرہ شریف نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی التجا دارم بامید — کہ عصیانم بہ بخش از فضل جاوید
زبانم رابدہ توفیق عالی — کہ ذکر کے معطے فی کل حالی
درود از من رساں بر مالک دیں — کہ در وصفش شدہ طٰہٰ و یٰسین
بحق خواجہ ہر دو سرائیست — شفیع المذنبین و زجر ائیست
بحق چار یارش سرور دیں — کہ در تاریک عالم شمع دیں